اسلامیات

واضح کریں کہ اسلام کیسے ہر انسان کو ان کے انسانی اختلافات سے قطع نظر عزت دیتا ہے۔

تعارف:

اسلام ایک فطری دین ہے۔ یہ انسانی اختلافات کو مانتے ہوئے تمام انسانوں کے وقار کو تسلیم کرتا ہے۔ جب سب انسانوں کو بنانے والا رب ایک ہے تو وہ کیونکر رنگ، نسل، جنس یا مذہب کی بنا پر انسانوں میں تفریق کرے گا۔ مزید یہ کہ حضرت محمد ﷺ نے **خطبہ حجۃ الوداع** (جسے **انسانی حقوق کا پہلا منشور** کہا جاتا ہے) میں تمام انسانی اختلافات کو ان الفاظ میں ختم کیا کہ

"تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے بنے تھے۔"

اسلامی تعلیمات اور قرآن وسنت سے یہ واضح ہے کہ تمام انسان اللہ کی نظر میں وقار کے حقدار ہیں۔

اسلام میں وقار انسانی:

مندرجہ ذیل مثالوں سے وہ عزت واضح ہوتی ہے جو اسلام کسی بھی امتیاز کے بغیر تمام انسانوں کو عطا کرتا ہے۔

1. **خدا کی نظر میں انسان کی عزت:**

انسان تمام انسانی اختلافات سے قطع نظر خدا کی نظر میں عزت کے لائق ہے۔ بنی آدم سے مخاطب ہو کر اللہ کا کہنا ہے کہ

ولقد کرمنا بنی آدم ------

(بنی اسرائیل)

"بے شک ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی اور انہیں خشکی و تری میں سوار کیا اور انہیں پاکیزہ چیزوں سے رزق دیا اور انہیں اپنی بہت سی پیدا کردہ مخلوقات پر برتری دی۔"

یوں خدا کی نظر میں ساری اولادِ آدم قابلِ عزت ہے۔

2. **انسان کا اچھی صورت پر پیدا کیا جانا:**

انسان جو کہ اشرف المخلوقات ہے، اسے اللہ نے اچھی صورت پر پیدا کیا ہے قرآن میں ہے کہ

"بے شک ہم نے انسان کو بہت اچھی صورت میں پیدا کیا ہے۔"

(القرآن)

یعنی اللہ نے کسی بھی امتیاز کے بغیر انسان کو اچھی صورت پر پیدا کیا ہے چاہے وہ کوئی بھی ہو۔

3۔ **اعلیٰ نصب العین:**

انسان کو اللہ نے تمام انسانی اختلافات سے قطع نظر ایک اعلیٰ مقصدِ زندگی سے نوازا ہے۔ قرآن میں ہے کہ

"اور ہم نے جنوں اور انسانوں کو محض اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔"

(القرآن)

اس اعلیٰ نصب العین کی فراہمی بھی انسان کی عزت کی دلیل ہے۔

4۔ **انسان مسجودِ ملائکہ:**

انسان اللہ کی وہ مخلوق ہے جسے فرشتوں نے سجدہ کیا۔ قرآن میں ہے کہ

"جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے۔"

یوں انسان کا مسجودِ ملائکہ ہونا بھی تمام انسانی اختلافات سے قطع نظر، اس کی عزت کا ثبوت ہے۔

5. انسان زمین میں اللہ کا نائب:

اللہؐ نے انسان کو زمین میں اپنا خلیفہ بنا کر بھیجا ہے۔ اسے بہت بڑی ذمہ داری دی گئی کیونکہ خدا نے اسے اس بوجھ کو اٹھانے کے قابل سمجھا کہ وہ زمین میں اللہؐ کے نظام کے نفاذ کو یقینی بنائے اور فساد فی الارض کا خاتمہ کرے۔ قرآن میں ہے کہ

"اور جب آپ کے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں"
(القرآن)

انسان کا زمین میں خدا کا نائب ہونا اس کی عزت کی دلیل ہے۔

6. زمین و آسمان کو انسان کے لئے مسخر کیا گیا:

زمین و آسمان میں جو کچھ ہے وہ اللہ نے انسان کے لئے پیدا کیا تاکہ وہ اپنے رب کا شکر گزار رہے۔ قرآن میں ہے کہ

"اس نے تمہارے لئے مسخر کیا جو کچھ آسمان میں ہے اور جو کچھ زمین میں، سب کا سب اپنے حکم سے۔"
(القرآن)

یعنی زمین و آسمان کی ہر نعمت انسان کے لیے مسخر کر کے اللہ نے بنی آدم کو عزت بخشی ہے۔

7۔ **عزت کا معیار صرف تقویٰ:**

اللہ نے انسانوں کو رنگ، نسل، جنس اور مذہب کے امتیاز سے قطع نظر عزت بخشنے کے لیے صرف تقویٰ کو معیار بنایا ہے۔ قرآن میں ہے کہ

"تم میں سے عزت کا زیادہ حقدار وہ ہے جو پرہیزگار ہے"

(القرآن)

یوں پرہیزگاری ہی کو عزت کا معیار بنانا بھی باقی سب امتیازات کو ختم کرنے سے الکار ٹھہرا۔

8۔ **رنگ و نسل کے فرق سے منع کیا جانا:**

خطبہ حجۃ الوداع میں رسول ﷺ نے فرمایا

"کسی کالے کو کسی گورے پر، کسی گورے کو کسی کالے پر، کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر کوئی فوقیت حاصل نہیں مگر صرف تقویٰ کی بنیاد پر"

Scanned with CamScanner

یوں اسلامی تعلیمات رنگ و نسل کے انسان کی
بنیاد پر انسانی اختلافات کا قلع قمع کرتے ہوئے
بنی آدم کو عزت بخشتی ہیں۔

خلاصہ:

مختصر یہ کہ قرآن و سنت کی واضح
تعلیمات اس بات کی دلیل ہیں کہ انسانی
اختلافات کے باوجود ہر انسان عزت کا حقدار
ہے اور اسے یہ عزت اسے بنانے والے خالق نے
بخشی ہے۔ دنیا کی کوئی قوت انسان کی بہتر
ین صورت، اسے دیے گئے اعلیٰ الضاب المعین
یا اس کے مسجود ملائکہ ہونے کی حقیقت کو نہیں
چھین سکتی اور نہ اس کی عزت میں کمی لا
سکتی ہے۔

اسلامی تہذیب کی اہم خصوصیت تزکیہ
نفس پر تفصیلی بحث کریں۔

تعارف:

تزکیۂ نفس اسلامی تہذیب کی خصوصیات
میں سے ایک اہم خصوصیت ہے جس کی اہمیت
کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ

اللہ نے انسان کو زمین میں جس مقصد کے تحت بھیجا ہے اس مقصد کی تکمیل تبھی ممکن ہے جب انسان کا نفس پاک ہو۔ اس مقصد کے بارے میں قرآن میں ہے کہ

"ہم نے جنوں اور انسانوں کو محض اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے"

(القرآن)

کوئی بھی نفس صادق دل سے اللہ کی عبادت تبھی کر سکتا ہے جب اس کا نفس تزکیہ نفس کے عمل سے گزر کر پاک ہو چکا ہو۔

تزکیۂ نفس کی اہمیت:

تزکیۂ نفس ان مقاصد میں سے ہے کہ جن کی تکمیل کا ذمہ اللہ نے اپنے پیارے نبی محمد ﷺ کے ذمہ لگایا۔ سورۃ جمعہ میں ہے کہ

"اللہ نے ایمان والوں پر احسان کیا جو ان میں انہی میں

وہی ہے جس نے امیوں میں انہی میں سے رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیات تلاوت کرتا ہے، ان کا تزکیہ کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے"

اسی طرح اللہ نے اپنی 11 عظیم الشان
مخلوقات کی قسم کھا کر اس انسان کو کامیابی
کی ضمانت دی جس نے اپنے نفس کو پاک کر لیا
قرآن میں ہے کہ

"وہ قسم ہے سورج کی اور اس کی
روشنی کی ------- کامیاب
ہوا وہ شخص جس نے اسے
پاک کر لیا اور تباہ ہوا وہ جس
نے اسے مٹی میں ملا دیا۔"
(الضحیٰ)

یوں تزکیۂ نفس کا رسول ﷺ کے اہم
ترین مقاصد میں سے ہونا اور اللہ کا اسے
کامیابی کا معیار ٹھہرانا اس بات کا ثبوت
ہے کہ تزکیۂ نفس کس قدر اہم ہے۔

نفس کی اقسام:

تزکیہ عربی زبان کا لفظ
ہے جس کے معنی ہیں پاک کرنا یا صاف کرنا۔
تزکیہ اس وقت حاصل ہوتا ہے جب نفس
کی نچلی دو سطحوں سے ہوتا ہوا انسان
نفس مطمئنہ تک جا پہنچتا ہے جہاں وہ اللہ
کی جنت کا حقدار کہلاتا ہے

نفس کی تین اقسام مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ نفس امارہ
2۔ نفس لوامہ
3۔ نفس مطمئنہ

1۔ نفس امارہ:

نفس امارہ گنہگار نفس ہے جو گناہ کے بعد شرم بھی محسوس نہ کرے قرآن میں ہے کہ

"اور بے شک نفس تو برائی کی طرف راغب کرنے والا ہے"

(القرآن)

یوں نفس امارہ کا ذکر قرآن کی سورہ یوسف میں ملتا ہے۔

2۔ نفس لوامہ:

نفس لوامہ ملامت کرنے والا نفس ہے۔ اس مقام پر انسان گناہوں پر شرمندہ ہوتا ہے اور گناہ سے بھاگنے کی کوشش کرتا ہے۔ قرآن میں ہے کہ

"میں ملامت کرنے والے نفس کی قسم کھاتا ہوں"

(القیامہ)

نفس لوامہ سے اگلی قسم میں کامیابی کی ضمانت شامل ہے۔

۳۔ نفس مطمئنہ:
یہ کامیاب نفس ہے جس کے بارے میں قرآن میں ہے کہ
"اے مطمئن نفس! اپنے رب کی طرف لوٹ جا یوں کہ تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی۔ میرے بندوں میں شامل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔"
(القرآن)
یہ نفس کی مطلوبہ حالت ہے جس تک پہنچنے کے لیے انسان کو ہر دم کوشاں رہنا چاہیے۔

تزکیہ نفس کا حصول:
تزکیہ نفس کا حصول عبادات کے ذریعے ممکن ہے۔

۱۔ نماز:
قرآن میں ہے کہ
ان الصلوۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر
"بے شک نماز برائی اور بے حیائی سے روکتی ہے۔"

۲۔ زکوٰۃ:

زکوٰۃ ایک مالی عبادت ہے جس سے مال پاکیزہ ہوتا ہے۔ قرآن میں ہے کہ

"آپ ان سے ان کے مالوں میں سے صدقہ لیجئے تاکہ اس کے ذریعے ان کو پاک کریں۔"

یوں زکوٰۃ بھی تزکیہ نفس کا ذریعہ ہے۔

۳۔ بقیہ جسمانی و مالی عبادات:

روزہ، حج اور صدقات ایسی عبادات ہیں جو یا تو مالی یا جسمانی یا دونوں ہیں۔ ان کے ذریعے بھی تزکیہ نفس کو ممکن بنایا جا سکتا ہے۔

تزکیہ نفس کے اثرات:

تزکیہ نفس کے درج ذیل اثرات ہیں

۱۔ قرب الٰہی کا حصول:

نماز جو تزکیہ نفس کا ایک ذریعہ ہے قرب الٰہی کا سبب بنتی ہے۔ قرآن میں ہے کہ

"سجدہ کر اور قریب ہو جا"
(القرآن)
یوں تزکیۂ نفس قربِ الٰہی کا سبب ہے۔

۲۔ **سکونِ قلب:**
تزکیۂ نفس اللہ کے ذکر سے حاصل ہو سکتا ہے جو نتیجتاً سکونِ قلب کا باعث بنتا ہے۔
"بے شک دلوں کو چین اللہ کے ذکر سے ہی آتا ہے"
(القرآن)
اس طرح تزکیۂ نفس سکونِ قلب کا باعث ہے۔

۳۔ **اتحادِ ملی:**
روزہ، زکوٰۃ جیسی عبادات دوسروں کا احساس دلاتی ہیں اور مال بجا گردش میں رہتا ہے جس سے ایک متحد قوم جو دردِ دل رکھنے والی ہو تشکیل پاتی ہے۔

۴۔ **معاشرتی جرائم کا خاتمہ:**
تزکیۂ نفس حسد، بغض اور چوری و سود جیسے جرائم کے خاتمے کا سبب ہے۔

خلاصہ:

مختصر یہ کہ تزکیۂ نفس تہذیبِ
اسلامی کا وہ اہم عنصر ہے جس سے ایک متحد
اور جرائم سے پاک معاشرہ قائم کیا جاسکتا ہے
یہ فرد اور معاشرے دونوں کو پاک کرنے کے لئے
اہم ہے اور تزکیۂ نفس دونوں جہانوں میں
کامیابی کی ضمانت ہے۔